بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن مجید کے الفاظ اور انداز بیان میں تدبر-4

حول اور حجج کے لفظ میں کیا فرق ہے؟

لفظ حول کا معنی بھی سال ہی ہے لیکن اس میں روکنے اور تبدیلی کا معنی ہے شامل ہے۔

فرق یہ ہے کہ اس کا بدحالی یا خوشحالی سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اس میں ابتدا سے انتہا کی شرط ہے کہ حول کے لیے پہلے دن سے آخری تک سال پورا ہونا چاہیے، سنہ اور عام میں یہ شرط نہیں ہے یعنی اس وقت کون سا ھجری سال ہے 1442 ھ یعنی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ھجرت کو کتنی سال ہو چکے ہیں 1442 یا 1441۔ جواب کیا ہے، 1441 لیکن جب سال یا تاریخ کا سوال کیا جاتا ہے تو ہم کہتے ہیں 1442، یعنی سنہ اور عام کے لیے ابتدا کافی ہے اور حول کے لیے ابتدا کے ساتھ انتہا شرط ہے۔ اور سورت یوسف میں بھی عام کا لفظ اس طریقے بیان ہوا ہے:

﴿ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ﴿٤٩﴾﴾ [یوسف: 49]

یعنی آٹھویں سال کی ابتدا سے ہی یہ سال شروع ہو جائے گا۔

اور یہی وجہ ہے کہ حول کا لفظ عدت اور رضاعت وغیرہ میں بیان ہوا ہے:

﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِم مَّتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ .... ﴿٢٤٠﴾﴾...الخ الآیة [البقرة: 240]

یہ حکم چار مہینے اور دس دن کی آیت سے منسوخ ہو چکا ہے لیکن نسخ سے پہلے مدت حول کی تھی، یعنی جس دن سے شوہر کی وفات ہوئی ہے اس دن سے لیکر 12 قمری مہینے پورے ہونے چاہئیں۔

اور رضاعت کی مدت: حولین کاملین، دو مکمل قمری سال۔

﴿وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۔۔ ﴿٢٣٣﴾﴾ [البقرة: 233]

یہ مدت کے متعلق ہے اور دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَى وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ﴿١٤﴾﴾ [لقمان: 14]

اس آیت کریمہ میں ان دو سالوں کی حقیقت کا تھی اولاد کے لیے خوشحالی یا بدحالی، سبحان اللہ۔ انسان کی زندگی کے سب سے بہترین دو سال یہی دو سال ہیں اسی لیے فرمایا، وفصالہ فی عامین، سنتین نہیں فرمایا، اگرچہ ماں کے لیے مشقت کے دو سال تھے لیکن سیاق اولاد کے لیے ہے اسی لیے اسے ہی ترجیح دی گئی ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

حجہ یا حجج کے لفظ کے تعلق سے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنْكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلَى أَنْ تَأْجُرَنِي ثَمَانِيَ حِجَجٍ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٢٧﴾﴾ [القصص: 27]

اس کا ترجمہ ہم آٹھ سال سے کا کرتے ہیں، اور حقیقت میں اس لفظ حجج یا حج میں دو یا تین معنے ہیں:

1- وقتی طور پر زیارت۔ کیونکہ موسیٰ علیہ السلام وہاں پر اجنبی تھے اور وقتی طور پر گئے تھے اور پھر واپس اپنے گھر جانا تھا۔

2-عہد اور کنٹریکٹ: کیونکہ دونوں کے درمیان عہد ہوا تھا۔

3-اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد موسم یا سیزن ہے، یعنی مویشیوں کے چرنے اور چرانے یا ولادت کے آٹھ موسم کی مدت، جو ایک سال میں دو مرتبہ بھی ہو سکتے ہیں۔

اور موسی علیہ السلام کے اس قصے میں اس لفظ حجج کے یہ تینوں معنے موجود ہیں:

1-موسی علیہ السلام وہاں پر اجنبی تھے اور وقتی طور پر گئے تھے اور پھر واپس اپنے گھر جانا تھا

2-دونوں کے درمیان عہد بھی ہوا تھا۔

3-یہ عہد بکریوں یا مویشیوں کے چرانے کے تعلق سے تھا۔سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

دیکھیں ہر لفظ کس طرح اپنی اپنی مناسب جگہ پر بیان ہوئے ہیں کمال ہے۔واللہ أعلى وأعلم.

اللہ تعالیٰ ہم سب کو علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے قرآن وسنت کو صحیح سمجھنے اور منہج السلف الصالحین پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر وبا، فتنے اور شر سے محفوظ فرمائے۔آمین یارب العالمین۔

سبحانك اللهم وبحمدك أشهد أن لا إله إلا أنت أستغفرك وأتوب إليك .

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (رمضان اور قرآن-4) سے لیا گیا ہے۔